81915- توبہ کے بعد ضرورت کے باوجود حرام مال میں تصرف کا طریقہ

سوال

میں ایک عرب ملک میں کئی برس سے بطور اکاؤنٹنٹ ملازمت کر رہا ہوں، مجھے دوران ملازمت علم ہوا کہ یہ حرام ہے، اور میرا شمار سود لکھنے والوں میں ہوتا ہے، کیونکہ میں اپنی کمپنی کے لیے بنک سے سود پر مطلوب قرض کی درخواستیں لکھتا ہوں، اور یہ عمل ہر وقت میری زندگی کو مکدر کیے رکھتا ہے، اب میں اس واپس اپنے ملک جانا چاہتا ہوں، اور اپنے گھرانے کے ساتھ ایک نئی زندگی کا آغاز کرنے کے لیے جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ اسی تنخواہ کا ہے!! چنانچہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟
بعض افراد نے مجھے یہ کہا ہے کہ مجھے توبہ کرنی چاہیے اور میں اس مال کو خرچ کر دوں لیکن اس میں سے خود کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتا!!
اور ایک دوسرے شخص نے یہ کہا کہ مجھے اس سے توبہ تو کرنی ہوگی لیکن مال سے استفادہ کیا جا سکتا ہے، اور کثرت سے صدقہ و خیرات بھی کرنا ہوگی، یہ علم میں رہے کہ میرے پاس آمدنی کا کوئی اور ذریعہ نہیں، اور نہ ہی اس مال کے علاوہ کوئی اور راس المال ہے جس سے میں نئی زندگی شروع کر سکوں، اور نہ ہی سرکاری ملازمت حاصل ہونا ممکن ہے کیونکہ یہ بہت مشکل ہے... اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اس کے متعلق مجھے معلومات فراہم کریں، کہ مجھے زندگی شروع کرنے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

اول :

سود لکھنے، یا اس کا حساب و کتاب رکھنے، یا سود حاصل کرنے کے لیے درخواستیں لکھنے، یا اس طرح کی کوئی اور ملازمت جس میں سودی معاملات میں تعاون ہوتا ہو جائز نہیں؛ کیونکہ ایسا کرنے میں گناہ اور ظلم و زیادتی میں تعاون ہوتا ہے.

اور پھر اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

.{اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرتے رہا کرو، اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کا تعاون مت کرو، اور اللہ تعالی سے ڈر جاؤ، یقیناً اللہ تعالی بڑی سخت دینے والا ہے}. المائدۃ(2).

اور صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ افراد لعنت فرمائی :

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے، اور سود کھلانے، اور سود لکھنے، اور سود کے دونوں گواہوں پر لعنت فرمائی، اور فرمایا: یہ سب برابر ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر(1598).

اس لیے اس طرح کی ملازمت ترک کرنی واجب اور ضروری ہے، اور صرف ایسے کام کی ملازمت کرنی چاہیے جو مباح ہو، اور پھر جو شخص بھی کوئی کام اللہ تعالی کے لیے ترک کرتا ہے، اللہ تعالی اسے اس سے بھی بہتر عوض دیتا ہے.

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر(21113) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

دوم :

جس کسی نے بھی حرام طریقے سے مال کمایا مثلاگانے بجانے کی اجرت، یا رشوت، یا نجومی اور کہانت کی کمائی، یا جھوٹی گواہی دے کر، یا سود کی لکھائی وغیرہ کر کے، یا اس طرح کے دوسرے حرام کام سے کمائی کی اور پھر وہ اللہ تعالی کے سامنے توبہ کر لے، اور اپنے کیے پر نادم ہو اور آئندہ ایسا عمل نہ کرنے کا عہد کر لے، اگر اس نے مال خرچ کر لیا ہو تو اس پر کچھ گناہ نہیں، اور اگر مال اس کے پاس ہو تو اس کے لیے اس مال مال کو نیکی و بھلائی کے کاموں میں صرف کر کے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے، اور اگر وہ متاج اور ضرورتمند ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس سے مال لے کر باقی مال سے چھٹکارا حاصل کر لے.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اگر کسی دوسرے نے اسے حرام معاوضہ دیا اور اس نے وہ معاوضہ لے بھی لیا ہو، مثلا زانیہ، اور گانے بجانے والا، اور شراب فروخت کرنے والا اور جھوٹی گواہی دینے والا، اور اس طرح کے دوسرے افراد پھر وہ توبہ کر لے اور وہ معاوضہ اس کے پاس ہو تو ایک گروہ کا قول ہے کہ :

وہ اس معاوضہ اور مال کو اس کے مالک کو واپس کر دے؛ کیونکہ وہ اس کا بعنیہ مال ہے، اور اس نے وہ مال شارع کے حکم سے نہیں لیا، اور نہ ہی مال کے مالک کو اس مال کے عوض کوئی مباح اور جائز نفع حاصل ہوا ہے.

اور ایک گروہ کہتا ہے کہ :

بلکہ اسے صدق دل کے ساتھ توبہ کر لینی چاہیے، اور لیا جانے والا مال واپس نہ کرے، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے، اور دونوں قولوں میں زیادہ صحیح بھی یہی ہے "... انتہی.

دیکھیں : مدارج السالکین (389/1).

اور ابن قیم رحمہ اللہ نے "زاد المعاد" میں اس مسئلہ کو شرح وبسط کے ساتھ بیان کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ :

اس مال سے چھٹکارا اور خلاصی کرنا اور توبہ کی تکمیل اسطرح ہوگی کہ : وہ مال صدقہ کر دیا جائے، اور اگر وہ اس کا متاج اور ضرورتمند ہو تو وہ بقدر حاجت اس مال سے لیکر باقی مال صدقہ کر دے "انتہی

دیکھیں : زاد المعاد (778/5).

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اور اگر یہ زانیہ اور باغیہ عورت اور یہ شراب فروخت کرنے والا شخص توبہ کر لے، اور وہ فقیر اور مسکین ہوں تو ان کی ضرورت کے مطابق اس مال کو انہیں دینا جائز ہے، تو اگر وہ شخص تجارت کرنے، یا کوئی بنائی اور سوت کاتنے کی مہارت رکھے تو اس اس کے لیے راس المال دیا جائیگا "انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (308/29).

اس مسئلہ کی مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ ڈاکٹر عبد اللہ بن محمد السعیدی کی کتاب "الربا فی المعاملات المصرفیۃ المعاصرۃ (2/779–874) کا مطالعہ کریں.

سوم :

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اوران کے شاگرد ابن قیم رحمہما اللہ کی سابقہ کلام سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ :

اگر توبہ کرنے والا شخص اس مال کا محتاج اور ضرورتمند ہو تو وہ اپنی ضرورت کے مطابق اس مال سے لے سکتا ہے، اوراس کے لیے اس مال میں سے تجارت یا صنعت کے لیے راس المال لینا جائز ہے.

چہارم :

اس لیے کہ آپ کا کام میں کچھ تو مباح اور جائز ہے، اور کچھ حرام تو آپ اس میں حرام کا اندازہ لگائیں اوراس کے عوض میں جتنا مال آپ کے پاس حرام ہے اس سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرلیں، اوراگر آپ کے لیے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہو تو آپ اس مال کے نصف سے چھٹکارا اور خلاصی حاصل کرلیں.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"....اوراگراس کا مال حرام اور حلال کے ساتھ مختلط ہو اوراسے دونوں کی مقدار کا علم نہ ہو تو وہ اسے نصف نصف کرلے" انتہی

دیکھیں : مجموع الفتاوی الکبری (307/29).

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کو صحیح راہ اختیار کرنے کی توفیق دے، اور جس میں آپ کی دنیا و آخرت کی سعادت ہے اس کام میں آپ کی معاونت فرمائے، اور آپ کو یہ یقین کرلینا چاہیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی ہی روزی رساں ہے، اور وہ بڑا ہی رحم کرنے والا اور مہربان ہے جو اپنے توبہ کرنے والے اوراس کی طرف رجوع کرنے والے کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا، بلکہ اس پر اپنی رحمت کے خزانے کھول دیتا ہے، اوراس کے رزق میں کشادگی فرما کر اس کے مال میں برکت فرماتا کر اس پر اپنی رحمت کی برکھا برساتا ہے، کیونکہ وہ اپنے بندے کی توبہ کرنا پسند فرماتا اوراس کی ندامت سے خوش ہوتا ہے، اور احسان کا مقابلے میں احسان عظیم فرماتا ہے.

اللہ جل شانہ کا فرمان ہے :

{کیا وہ جانتے نہیں کہ اللہ تعالی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے، اور وہی صدقات کو قبول فرماتا ہے، اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحمت کرنے والا ہے} التوبۃ (104).

اور ایک دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالی کچھ اسطرح ہے :

{جو شخص بھی نیک اور صالح عمل کرے چاہے وہ مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان والا ہو تو ہم اسے یقینا نہایت بہتر زندگی عطا فرمائینگے اوران کے نیک اعمال کا بہتر بدلہ بھی انہیں ضرور ضرور دینگے} النحل (97).

اور ایک مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان ہے :

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کے لیے نکلنے کی راہ بنا دیتا ہے، اور اسے رزق بھی وہاں سے دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو کوئی اللہ تعالی پر بھروسہ اور توکل کرتا ہے اللہ تعالی اسے کافی ہو جاتا ہے، یقینا اللہ تعالی اپنا کام پورا کر کے ہی رہے گا، اللہ تعالی نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے} الطلاق (2-3)

واللہ اعلم.